توحید الحاکمیہ

توحید الحاکمیہ سے مراد اس بات پر ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حاکم نہیں اور کسی دوسرے کو قانون سازی کا اختیار نہیں۔ اس کی بنیاد پر ہمارے ایمان کی عمارت قائم ہے اور اس کے انکار سے ایمان کی نفی ہوتی ہے۔

بعض حضرات کے نزدیک اس بات میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ آیا **الحاکمیہ** کا تعلق توحید سے ہے بھی یا نہیں۔ اس کے لئے اس بات کو سمجھنا ضروری ہے کہ توحید کا عنوان بذات خود بہت سے عنوانات کا مجموعہ ہے اور اسے بہت سے ذیلی عنوانات میں تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ اسے با آسانی اور مکمل طریقے سے سمجھا جا سکے۔ مگر اس وقت زیر بحث یہ بات نہیں کہ **الحاکمیہ** کو توحید کے تحت سمجھنا بہتر ہوگا یا اسے الگ سے ایک عنوان کا درجہ دے دیا جائے بلکہ اس وقت یہ سمجھنا زیادہ ضروری ہے کہ توحید اور **الحاکمیہ** کا آپس میں کیا تعلق ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بہت سی صفات میں سے ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ "**الحاکم**" ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ صرف اسی کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اس بارے میں فیصلہ کرے کہ کیا درست ہے اور کیا غلط۔ قانون سازی اور حکومت کا اصل اختیار بھی اسی کو حاصل ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: "**۔۔۔حاکمیت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے، تم سب سوائے اس کے کسی اور کی عبادت نہ کرو، یہی درست دین ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے"۔ (سورۃ یوسف ۱۲: آیت ۴۰)**

توحید کے حوالے سے **الحاکمیہ** دو طرح کی ہے۔ **الحاکمیۃ التکوینیہ**، جس سے مراد اللہ تعالیٰ کی قدرت کے وہ قوانین ہیں جن میں تبدیلی ممکن نہیں۔ نہ تو ان کی نافرمانی کی جا سکتی ہے اور نہ ہی ان میں ردوبدل کیا جا سکتا ہے، جیسا کہ سورج کا مشرق سے نکلنا اور مغرب میں غروب ہو جانا، بارش کا آسمان سے برسنا، دن کا رات کے بعد اور رات کا دن کے بعد آنا، کشش ثقل وغیرہ۔ دوسری قسم ہے **الحاکمیۃ التشریعیہ**، یہ وہ قوانین ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو بتا دیے ہیں اور اسے ان پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔ ان قوانین کا اتباع اور ان پر عمل درآمد نہایت ضروری ہے کیونکہ ان میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں زندگی گزارنے کا طریقہ بتا دیا ہے۔ ان قوانین میں انسان کے لئے مکمل ضابطہ حیات ہے جن پر چل کر وہ اپنی تمام زندگی گزار سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بھی بتا دیا ہے کہ ہم پر تمام احکامات مکمل کر دیے گئے ہیں اور ہمیں اس دنیا کو چلانے کے لئے تمام نظاموں سے بھی آگاہ کر دیا گیا ہے جو ہر وقت اور ہر جگہ کے لئے کافی ہیں اور ہمیں ہمیشہ انہی سے راہنمائی حاصل کرنی ہے۔ **"جو کچھ تمہاری جانب تمہارے رب کی طرف سے وحی کی جاتی ہے اس کی تابعداری کرو (یقین مانو) کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہر ایک عمل سے باخبر ہے"۔ (۳۳: آیت ۲)**

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسی انسان کو یہ اختیار نہیں کہ وہ قانون سازی کر سکے اور دنیا کو اپنی مرضی اور اپنے وضع کردہ طریقوں کے مطابق چلانے کی کوشش کرے۔ کسی انسان کو یہ حق نہیں دیا گیا کہ وہ درست اور غلط کے بارے میں فیصلہ کر سکے اور نہ ہی اسے اختیار ہے کہ وہ کسی اور نظام کو اسلام پر فوقیت دے کیونکہ ایسا کرنا شرک ہے اور قریب ہے کہ ایسا شخص مرتد قرار پائے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: **"سو قسم ہے پروردگار کی کہ یہ لوگ مسلمان نہیں ہو سکتے جب تک کہ تمام آپس کے اختلافات میں آپ کو حاکم نہ مان لیں، پھر جو فیصلے آپ ان کے درمیان کر دیں ان سے یہ اپنے دل میں کسی قسم کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ انہیں قبول کر لیں"۔ (النساء ۴: آیت ۶۵)**

آج کل صورت حال کچھ ایسی ہے کہ دنیا انسان کے بنائے ہوئے (کفر) قوانین کے مطابق چل رہی ہے، جہاں تمام حکومتیں عوام پر کفر نافذ کر رہی ہیں۔ وہ مغربی نظام کو اپنانا پسند کرتے ہیں، خواہ وہ جمہوریت ہو یا بادشاہت یا آمریت، یہ سب انسان کے اپنے ذہن کی پیداوار ہے۔ وہ اسلام میں اور اللہ تعالیٰ کی شریعت میں سرمایہ دارانہ نظام اور کمیونزم کی ملاوٹ کرتے ہیں۔ وہ اقتدار اعلیٰ کا ماخذ عوام کو اور انسان کو قرار دیتے ہیں، وہ انہیں اختیار دیتے ہیں کہ وہ اپنی مرضی کے قوانین بنانے کے لئے اپنی مرضی کے نمائندے چنیں۔ عوام کو اختیار ہے کہ وہ کفر اور اسلام میں سے کسی کو پسند کر لیں اور اچھے اور برے کا فیصلہ خود کریں۔ یہ تمام باتیں اور اعمال اللہ تعالیٰ کے احکامات کی صریحاً خلاف ورزی ہے۔ یہاں تک کہ وہ ممالک جو خود کو "اسلامی ممالک" کہلانا پسند کرتے ہیں اور (جیسا کہ پاکستان، ایران، سعودی عرب، سوڈان وغیرہ) اس کے لئے انہوں نے اپنے قوانین میں کچھ باتیں ایسی شامل کر رکھی ہیں جن کی وجہ سے وہ لوگوں کو اور عوام کو دھوکہ دے سکیں کہ ان کا قانون اسلام سے مطابقت رکھتا ہے۔ یہاں تک کہ ان میں سے بعض نے تو اپنے دستور میں اسلام کو اور اللہ تعالیٰ کو اقتدار اعلیٰ کا ماخذ بھی تسلیم کیا ہے اور اس کے لئے کچھ ادارے ایسے بھی قائم کیے ہیں جن سے یہ ثابت ہو سکے کہ ان کے ملک میں اسلام کی حکمرانی ہے۔ لیکن حقیقت اس کی نسبت بالکل مختلف ہے۔ یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ انہوں نے اس سب کے باوجود کفر نظام کو اسلامی نظام پر فوقیت دے رکھی ہے اور ان کا معاشی نظام سود کے بغیر نہیں چلتا، ان کا بنکاری کا نظام بھی کفر ہے اور معاشرتی، سیاسی اور اقتصادی نظام میں بھی کہیں اسلام نہیں ملتا۔ ان کی خارجہ پالیسی ہمیشہ اسی کفر نظام کے تحت پروان چڑھتی ہے جو سب سے پہلے اقوام متحدہ کا ممبر بننے کی کوشش کرتے ہیں اور جہاد سے ان کو دور کا بھی واسطہ نہیں۔ ان کا کفر عام اور سب کے سامنے ہے۔ **"اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو اللہ کے رسول ﷺ کی اور والی امر (جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں) کی، پھر اگر کسی چیز میں اختلاف پاؤ تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے رجوع کرو۔۔۔"۔ (سورۃ النساء ۴: آیت ۵۹)**

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان ممالک کے حکمرانوں کی کیا حیثیت ہے جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور اس کے باوجود کفر قوانین نافذ کرتے ہیں۔ اس بارے میں اسلامی حکم بالکل صاف اور واضح ہے۔ وہ اس وقت ایسی جگہ پر بیٹھے ہیں کہ وہ قانون بناتے ہیں اور کفر کا قانون عوام پر نافذ کرتے ہیں اور اس طرح وہ قانون سازی کے اختیار میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک اکبر کے مرتکب ہیں۔ اس لئے انہیں مرتد تصور کیا جائے گا جنہیں فوراً اقتدار سے الگ کرنا ہے تاکہ اسلامی نظام نافذ کیا جا سکے اور ایک اسلامی حکومت قائم کی جا سکے جو اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قوانین کے مطابق حکمرانی کرے اور اس کے احکامات کو نافذ کرے۔ مندرجہ ذیل آیت سے یہ بات ثابت ہے کہ جو کوئی انسان کے بنائے ہوئے قوانین کی پیروی کرتا ہے اور اس کے لئے ووٹ ڈالتا ہے یا اس کے مطابق فیصلے کے لئے عدالت میں جاتا ہے وہ اسلام سے خارج ہے اور مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں۔

"کیا آپ نے انہیں نہیں دیکھا جن کا دعویٰ تو یہ ہے کہ جو کچھ آپ پر اور جو کچھ آپ سے پہلے اتارا گیا ہے اس پر ان کا ایمان ہے، لیکن وہ اپنے فیصلے طاغوت کی طرف لے جانا چاہتے ہیں حالانکہ انہیں حکم دیا گیا ہے کہ شیطان کا انکار کریں، شیطان تو چاہتا ہے کہ انہیں بہکا دے اور ذلیل کر دے۔ (النساء ۴: آیت ۶۰) مندرجہ بالا آیت سے واضح ہوتا ہے کہ وہ لوگ جو ایسا کرتے ہیں کافر ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "جن کا دعویٰ تو یہ ہے کہ۔۔۔" یعنی ان کا محض دعویٰ ہے جبکہ حقیقت میں وہ لوگ مسلمان نہیں۔

اس حقیقت کو نظر انداز کرنا اور آج کل اس بات کو پس پشت ڈال دینا خودکشی کے مترادف ہے۔ کیونکہ توحید کے اس حصہ کی ہماری آنکھوں کے سامنے روز خلاف ورزی ہوتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس وقت مسلمانوں کو صرف اسی شرک کی فکر ہے جو قبروں کو سجدہ کرنے اور بتوں کی پوجا کرنے سے متعلق ہے۔ حالانکہ اس قسم کا شرک ابھی بھی موجود تو ہے لیکن اس قدر عام نہیں کہ ہر طرف وہی دکھائی دے۔ جبکہ الحاکمیۃ میں شرک اس قدر عام ہے کہ ہر طرف اور ہر جانب دیکھا اور محسوس کیا جا سکتا ہے مگر مسلمان اس میں دھنستے چلے جا رہے ہیں اور انہیں اس بات کی خبر تک نہیں کہ ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے اور کیا ہونے والا ہے۔ حاکمیت کا اور قانون سازی کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے اور جو کوئی اس میں دخل اندازی کرے گا شرک اکبر کا مرتکب ہوگا۔